

خطبہ (۴۵)

(۴۵) وَمِنْ خُطْبَةٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

تمام حمد اس اللہ کیلئے ہے جس کی رحمت سے ناامیدی نہیں اور جس کی نعمتوں سے کسی کا دامن خالی نہیں۔ نہ اس کی مغفرت سے کوئی مایوس ہے، نہ اس کی عبادت سے کسی کو عار ہو سکتا ہے اور نہ اس کی رحمتوں کا سلسلہ ٹوٹتا ہے اور نہ اس کی نعمتوں کا فیضان کبھی رکتا ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ غَيْرَ مَقْنُوطٍ مِّنْ رَّحْمَتِهِ، وَلَا مَخْلُوفٍ مِّنْ نِّعَمَتِهِ، وَلَا مَائُوسٍ مِّنْ مَّغْفِرَتِهِ، وَلَا مُسْتَنْكَفٍ عَنِ عِبَادَتِهِ، الَّذِي لَا تَبْرَحُ مِنْهُ رَحْمَةٌ، وَلَا تُفْقَدُ لَهُ نِعْمَةٌ.

دنیا ایک ایسا گھر ہے جس کیلئے فنا طے شدہ امر ہے اور اس میں بسنے والوں کیلئے یہاں سے بہر صورت نکلنا ہے۔ یہ دنیا شیریں و شاداب ہے۔ اپنے چاہنے والے کی طرف تیزی سے بڑھتی ہے اور دیکھنے والے کے دل میں سما جاتی ہے۔ جو تمہارے پاس بہتر سے بہتر تو شہ ہو سکے اسے لے کر دنیا سے چل دینے کیلئے تیار ہو جاؤ۔ اس دنیا میں اپنی ضرورت سے زیادہ نہ چاہو اور جس سے زندگی بسر ہو سکے اس سے زیادہ کی خواہش نہ کرو۔

وَالدُّنْيَا دَارٌ مِّنْ لِّهَا الْفَنَاءُ، وَ لِأَهْلِهَا مِنْهَا الْجَلَاءُ، وَ هِيَ حُلُوءَةٌ خَصْرَةٌ، وَ قَدْ عَجَلَتْ لِلطَّالِبِ، وَ التَّبَسَّتْ بِقَلْبِ النَّاطِرِ، فَارْتَحَلُوا مِنْهَا بِأَحْسَنِ مَا بِحَضْرَتِكُمْ مِنَ الزَّادِ، وَ لَا تَسْأَلُوا فِيهَا فَوْقَ الْكِفَافِ، وَ لَا تَطْلُبُوا مِنْهَا أَكْثَرَ مِنَ الْبَلَاحِ.

--☆☆--

-----☆☆-----

خطبہ (۴۶)

(۴۶) وَمِنْ كَلَامٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

جب شام کی طرف روانہ ہونے کا قصد کیا تو یہ کلمات فرمائے اے اللہ! میں سفر کی مشقت اور واپسی کے اندوہ اور اہل و مال کی بد حالی کے منظر سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! تو ہی سفر میں رفیق اور بال بچوں کا محافظ ہے۔ سفر و حضر کو تیرے علاوہ کوئی سبھا نہیں کر سکتا، کیونکہ جسے پیچھے چھوڑا جائے وہ ساتھی نہیں ہو سکتا اور جسے ساتھ لیا جائے اسے پیچھے نہیں چھوڑا جاسکتا۔

عِنْدَ عَزْمِهِ عَلَى الْمَسِيرِ إِلَى الشَّامِ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَ كَابَةِ الْمُنْقَلَبِ، وَ سُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَ الْمَالِ. اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَ أَنْتَ الْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ، وَ لَا يَجْمَعُهُمَا غَيْرُكَ، لِأَنَّ الْمُسْتَخْلَفَ لَا يَكُونُ مُسْتَصْحَبًا، وَ الْمُسْتَصْحَبُ لَا يَكُونُ مُسْتَخْلَفًا.

سید رضی فرماتے ہیں کہ: اس کلام کا ابتدائی حصہ رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے اس کے آخر میں بلوغ ترین جملوں کا

أَقُولُ: وَ ابْتِدَاءُ هَذَا الْكَلَامِ مَرْوِيُّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَ قَدْ فَقَاهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اضافہ فرما کر اسے نہایت احسن طریق سے مکمل کر دیا ہے اور وہ اضافہ ”سفر و حضور کو تیرے علاوہ کوئی یکجا نہیں کر سکتا“ سے لے کر آخر کلام تک ہے۔

--☆☆--

خطبہ (۴۷)

(کوفہ پر وارد ہونے والے مصائب کے متعلق فرمایا)

اے کوفہ! یہ منظر گویا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں کہ تجھے اس طرح سے کھینچا جا رہا ہے جیسے بازار عکاظہ کے دباغت کئے ہوئے چمڑے کو اور مصائب اور آلام کی تاخت و تاراج سے تجھے کچلا جا رہا ہے اور شہداء و حوادث کا تو مرکب بنا ہوا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ جو ظالم و سرکش تجھ سے برائی کا ارادہ کریگا اللہ اسے کسی مصیبت میں جکڑ دے گا اور کسی قاتل کی زد پر لے آئے گا۔

--☆☆--

يَا بَلَدِ كَلَامٍ وَ تَمَمَهُ بِأَحْسَنِ تَمَامٍ مِنْ قَوْلِهِ: «وَلَا يَجْمَعُهُمَا غَيْرُكَ» إِلَى الْخَيْرِ الْفَضْلِ.

-----☆☆-----

(۴۷) وَمِنْ كَلَامِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

فِي ذِكْرِ الْكُوفَةِ
كَانِي بِكَ يَا كُوفَةُ! تَمَدِّينَ
مَدَّ الْأَدِيمِ الْعُكَاظِيَّ، تُعْرِكِينَ
بِالنَّوْزِلِ، وَتُرْكَبِينَ بِالزَّلَازِلِ،
وَإِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّ مَا أَرَادَ بِكَ جَبَّارٌ
سُوءًا إِلَّا ابْتِلَاءَهُ اللَّهُ بِشَاغِلٍ،
وَرَمَاهُ بِقَاتِلٍ!

-----☆☆-----

ط زمانہ جاہلیت میں ہر سال مکہ کے قریب ایک بازار لگتا تھا جس کا نام ”عکاظہ“ تھا جہاں زیادہ تر کھالوں کی خرید و فروخت ہوتی تھی جس کی وجہ سے چمڑے کو اس کی طرف نسبت دی جاتی تھی۔ خرید و فروخت کے علاوہ شعر و سخن کی محفلیں بھی جمتی تھیں اور عرب اپنے کارنامے سنا کر داد و تحسین حاصل کرتے تھے مگر اسلام کے بعد اس کا نعم البدل حج کے اجتماع کی صورت میں حاصل ہو جانے کے وجہ سے وہ بازار سرد پڑ گیا۔

ط امیر المؤمنین علیؑ کی یہ پیشین گوئی حرف بہ حرف پوری ہوئی اور دنیا نے دیکھ لیا کہ جن لوگوں نے کوفہ میں اپنی قبرمانی قوتوں کے بل بوتے پر ظلم و تمہ ڈھائے تھے ان کا انجام کتنا عبرتناک ہوا اور ان کی ہلاکت آفرینوں نے ان کیلئے ہلاکت کے کیا کیا سر و سامان کئے۔ چنانچہ زیاد ابن ابیہ کا حشر یہ ہوا کہ جب اس نے امیر المؤمنین علیؑ کے خلاف ناسزا کلمات کہلوئے کیلئے خطبہ دینا چاہا تو اچانک اس پر فاج لگ کر اور پھر وہ بستر سے نہ اٹھ سکا۔ عبید اللہ ابن زیاد کی سفاکیوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ کوڑھ میں مبتلا ہو گیا اور آخر خون آشام تلواروں نے اسے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ حجاج بن یوسف کی خونخواریوں نے اسے یہ روز بد دکھایا کہ اس کے پیٹ میں سانپ پیدا ہو گئے جس کی وجہ سے تڑپ تڑپ کر اس نے جان دی۔ عمر ابن ابیہ مبروص ہو کر مر۔ خالد قسری نے قید و بندی کتنی سختیاں جھیلیں اور بری طرح مارا گیا۔ مصعب ابن زبیر اور یزید ابن مہلب بھی تیغوں کی نذر ہوئے۔

☆☆☆☆☆